▪ آزادی کے بعد دہلی کی خواتین نثر نگار
▪ نشاں خاتون
▪ احمد محفوظ (نگراں)
شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

تلخیص

اردو زبان وادب میں خواتین کے کارناموں یا ''نسائی تخلیقات'' کی تاریخ تقریباً ایک صدی پر محیط ہے۔ زبان وادب کے فروغ میں خواتین کا رول اتنی ہی اہمیت کا حامل ہے، جتنا اور کسی طبقے کا۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ نثری وشعری اظہار کو جو معنویت ودلکشی خواتین نے عطا کی ہے، وہ اردو ادب کا ناقابل فراموش حصہ ہے۔ ابتدا میں خواتین حجاب میں رہ کر فرضی نام سے لکھتی رہیں۔ خواتین کی ادبی خدمات بیسویں صدی کے آغاز سے ان کی اصل پہچان کے ساتھ ابھر کر سامنے آئی۔ اردو کے دور اوّل کی ابتدا رشید النساء کے ناول ''اصلاح النساء'' سے ہوتی ہے۔

خواتین کے مختلف رسائل کے ذریعہ بھی خواتین کی ایک بڑی تعداد کی تخلیقی صلاحیت منظر عام پر آرہی تھی اور ایک نئی نسائی تاریخ مرتب ہورہی تھی کہ ملک تقسیم ہوگیا۔ آزادی کے مجاہدین نے ملک تو آزاد کرالیا تھا، لیکن فرقہ وارانہ فسادات کو جنم دینے والے عناصر بھی معاشرے میں اپنی جڑیں مضبوط کررہے تھے۔ ان فسادات کا دہلی پر سب سے زیادہ اثر پڑا۔

دہلی میں ہونے والے فسادات کی مکمل تصویر بیگم انیس قدوائی (۱۹۰۶-۱۹۸۲) کی تصنیف ''آزادی کی چھاؤں میں'' میں دیکھنے کو ملتی ہے۔

اسی ذہنی سلسلہ کی تصویر صالحہ عابد حسین (۱۹۱۳-۱۹۸۸) کی تحریر میں ملتی ہے۔ انھوں نے فرقہ وارانہ فسادات، ملک کی تقسیم سے پیدا ہونے والے سماجی اور معاشرتی مسائل کو اپنے افسانوں، ناولوں اور مضامین کا موضوع بنایا۔

حمیدہ سلطان (۱۹۱۴-۲۰۰۲) بھی اس قافلۂ عشق بلاخیز میں شامل ہیں، جن کے سامنے دہلی کی معاشرت اور تہذیب کا ایک مکمل منظر نامہ تھا۔

دہلی کی خواتین میں قدسیہ زیدی (۱۹۱۴-۱۹۶۰) کی بھی ایک انفرادی حیثیت ہے۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آزادی کے بعد ان کی کوششوں سے دہلی میں ہندوستانی تھیٹر کا قیام عمل میں آیا۔

اسی دور کی مشہور ادیبہ رضیہ سجاد ظہیر (۱۹۱۷-۱۹۷۹) تھیں۔ انھوں نے ناول، افسانے اور خاکے لکھے۔ رضیہ سجاد ظہیر ترقی پسند تحریک سے وابستہ تھیں، ان کی اشتراکی ذہنیت کا عکس ان کی تحریروں میں واضح طور پر نظر آتا ہے۔

سرلا دیوی (۱۹۲۹-۱۹۷۵) کا تعلق بھی ترقی پسند تحریک سے تھا۔ آزادی کے بعد ملک میں ہونے والے فسادات کی عکاسی انھوں نے افسانوں میں کی ہے۔

صغرا مہدی (پیدائش ۱۹۳۹) نے اردو نثر کی مختلف اصناف ناول، افسانہ، تنقید، سفرنامہ، تراجم میں طبع آزمائی کی۔

آمنہ ابوالحسن (۱۹۴۱-۲۰۰۵) کے ادبی سفر کا آغاز ۱۹۵۱ سے ہوا۔ جنسیات ان کا پسندیدہ موضوع ہے، جسے وہ اپنے کرداروں کے نفسیاتی اور جذباتی ہیجان کی شکل میں پیش کرتی ہیں اور وہ خصوصاً عورت کی نفسیاتی گرہوں کو کھولنے میں کامیاب رہی ہیں۔

ڈاکٹر شمیم نکہت (پیدائش ۱۹۴۱) کا تعلق ایک عرصے تک دہلی سے رہا۔ انھوں نے اپنے افسانوں کا موضوع متوسط طبقے کی زندگی کو بنایا ہے۔ صادقہ ذکی (پیدائش ۱۹۳۹) کے سفرنامے ''خیموں کے شہر میں'' اور ''کوہ ہر رو دوام'' قابل ذکر ہیں۔

نسائی تخلیقات کے تفصیلی تجزیے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر خواتین قلم کاروں سے صرفِ نظر کر لیا جائے تو اردو زبان و ادب بہت سے محاوروں، مسائل اور موضوعات سے محروم ٹھہرے۔

■ ● ■